65780- فوت شدگان کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا

سوال

میری نانی کا سوال ہے کہ کیا میت کی جانب سے فطرانہ عید سے ایک یا دو روز قبل ادا کرنا جائز ہے مثلا والدین کی جانب سے ؟

پسندیدہ جواب

فطرانہ ہر مسلمان مرد و عورت چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام پر فرض ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے.

اور فطرانہ صرف زندہ شخص پر فرض ہے جو فطرانہ کے وجوب کا وقت اپنی زندگی میں پا لے.

فطرانہ کے وجوب کا وقت رمضان المبارک کے آخری دن کا سورج غروب ہونے کے وقت شروع ہوتا ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فطرانہ رکھا ہے، اور رمضان المبارک کے روزوں کا خاتمہ عید الفطر کی رات یعنی چاندرات کو ہے جو سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے، اور اس لیے کہ فطرانہ مساکین و فقراء کے لیے لقمہ اور کھانا اور روزے دار کے لیے بے ہودگی اور لغو رفث سے پاکیزگی کا باعث ہے، اور غروب شمس کے ساتھ ہی روزے ختم ہو جاتے ہیں.

چنانچہ جو کوئی فطرانہ کے وجوب کا وقت پانے سے قبل فوت ہو گیا تو اس پر فطرانہ نہیں ہے، اور جس نے فطرانہ کے وجوب کا وقت پا لیا اور پھر فطرانہ ادا کرنے سے قبل فوت ہو گیا تو فطرانہ اس کے مال سے ادا کیا جائیگا کیونکہ یہ اس کے ذمہ تھا لہذا یہ قرض ہوگا.

دیکھیں: المجموع (84/6) المغنی (358/2) الموسوعۃ الفقھیۃ (34/23).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر انسان چاندرات سورج غروب ہونے سے قبل فوت ہو گیا تو اس پر فطرانہ واجب نہیں؛ کیونکہ وہ وجوب کے سبب سے قبل ہی فوت ہو گیا ہے" انتہی

دیکھیں: فقہ العبادات (211).

حاصل یہ ہوا کہ:

جس میت کے متعلق سوال کیا گیا ہے اگر تو وہ شخص فطرانہ واجب ہونے کا وقت یعنی چاندرات غروب شمس سے قبل فوت ہوا تو اس کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہے.

اور اگر وہ وجوب کا وقت پانے سے قبل جو کہ سوال سے ظاہر ہے فوت ہو گیا تو اس پر فطرانہ نہیں ہے.

اور اگر وہ اپنے دادا نانا کی جانب سے کھانا یا نقد رقم صدقہ کرے تو یہ اس کی جانب سے صدقہ ہوگا نہ کہ فطرانہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ایک احادیث سے ثابت ہے کہ میت کی جانب سے صدقہ اسے فائدہ دیتا ہے، اوراس کا ثواب میت کو حاصل ہوتا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (42384) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.